بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کہ دریں ایام رسالہ در فضائل سلام

و تردید رسوم عوام مسمیٰ

بہدایۃ الاسلام

فی حق

من ترک السلام والکلام

مؤلفہ سید محمد فائق

نظامی نیازی ساکن قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور

در مطبع اشرف المطابع میرٹھ باہتمام حاجی صدیق احمد حسن طبع گردید

اشعار مترشح کلک نیاز سالک سیّد محمّد فائق نظامی نیازی مولف رسالۂ

چو آداب و تسلیم ہر خاص و عام | بگویند باہم بجائے سلام
کتابے نوشتم بہ تردید او | شدہ رہنما ہر یک از دید او
بیابی تعصب بگیرید این | ز اوّل بہ بینید تا آخرین
ہر انچہ ازین حق نماید ترا | عمل بر روے از صدق باید ترا
زامداد چندے ز ارباب دین | بطبع آمدہ نسخہ ام بالیقین
چو تاریخ تالیف حاصل کنی | ادیب را با سلام واصل کنی

۱۳۲ ۷
۱۳۲۷ ھ

ایضاً

ہر نیکی کا اجر ہے مضاعف | بندوں پر یہ رحمت خدا ہے
یہ فضل ہے اور اس پہ یارو | زاہد پر سلام دس گنا ہے

۱۷ ۱۳۱ × ۱۰ =
۱۳۲۷ ھ

ایضاً

ہوئی تاریخ کی جب فکر مجکو | تو آئی یہ صدا لوگوں سے کہدو
اگر آداب اور تسلیم چھوڑو | تو ملک جاودان میں مغفرت لو

۵۴۸ ۷۵ ۱۸
۱۳ ھ ۲۷

ایضاً

چون نوشتم مذمت آداب | نیز تسلیم و رسم با نزاری
پئے تاریخ سر فرو بردم | گفت ہاتف چہ فکر ہا داری
باب آداب را چو بند کنی | حاجب آزاد بر درش آری

۱۳ ۲۷
۱۳ ھ ۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
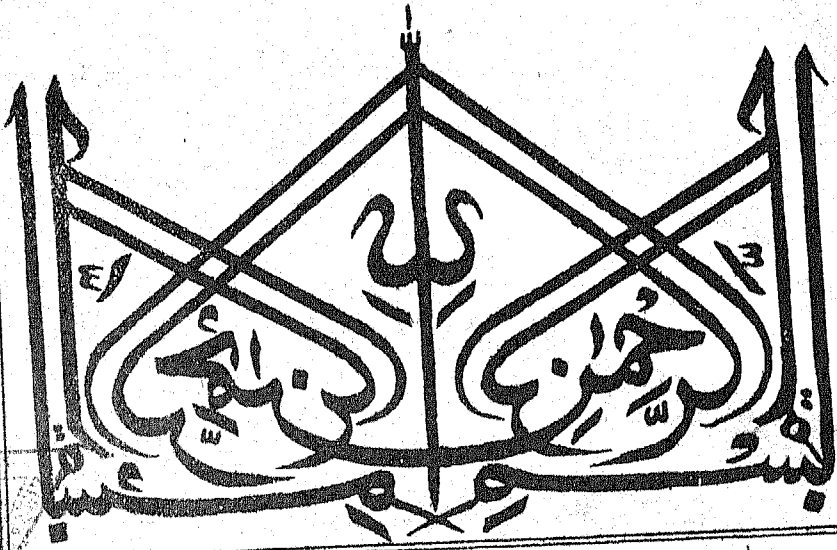
الحمد للہ الذی جعلنا اشرف المخلوقات والصلوٰۃ والسلام علیٰ من
علمنا احسن الاخلاق والصفات وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین برحمتک

یا ارحم الراحمین

بعد حمد و نعت کے یہ ناچیز فقیر حقیر

سید محمد فایق

نظامی نیازی ساکن قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور یہ چند اوراق نافع ہر خاص و عام مسمّے

ہدایت الاسلام

فی حق من یترک السلام والکلام

لکھکر یہ عرض کرتا ہے کہ ارباب عقول اور اصحاب فہم فحول پر یہ امر ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہ نے
اس انسان ضعیف البنیان کو صفات ملکوتی اور صفات حیوانی کا مخزن اور معدن بنا رکھا
ہے پس جن لوگون سے صفات ملکوتی کا غلبہ اور ظہور ہوتا رہتا ہے اُنکو اللہ تعالےٰ نے

لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ

سے تمام عالم پر شرافت بخشی ہے۔ اور جن مین صفات حیوانی کا ظہور ہوتا رہتا ہے اُن کو

بَلْ ھُمْ اَضَلُّ

سے تعبیر کرکے حیوانون سے بھی بدتر فرمایا ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے واسطے تمیز اشیاء اور
معلوم کرنے بُرے بھلے کے اسکو جوہر عقل عطا فرمایا ہے تاکہ ہم صفات حمیدہ اور صفات ذمیمہ

مین تمیز کر کے جو صفات حمیدہ ہین اُن کی پابندی سے

لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ

کا خلعت حاصل کرین اور جو خصائل ردیہ ہین اُن سے متنفر ہو کر

بَلْ هُمْ اَضَلُّ

کی جھول اپنے گردنون مین نہ ڈالین وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

یہ صفات حمیدہ

جسکو اخلاق محمدی کہتے ہین یہ اکثر امور اضافی ہین جو دو شخصون کے ملنے ملانے سے اُنکا ظہور ہوا کرتا ہے پس اُن صفات مین سے جس صفت کا سب سے پہلے ظہور ہونا چاہیے موافق حدیث جابر قال قال رسول اللہ

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

کی وہ صفت صفت تحیۃ اور سلام ہے مگر آجکل ہم مسلمانون کا یہ حال کہ دو مسلمان آپس مین ملتے ہین ایک دوسرے کا مُنہ دیکھتے چلے جاتے ہین نہ اُس طرف سے دعا ہوتی ہے نہ اُس طرف سے سلام بعض صاحبون کا یہ حال کہ ایک دوسرے کے سلام کے منتظر رہتے ہین اور اسی خیال مین دونون اپنی اپنی راہ لیتے ہین نہ ادھر سے سلام ہوتا ہے نہ اُدھر سے کلام بعضون کا یہ شیوہ کہ جہان آپس مین دوچار آنکھین ہوئین بجاے سلام کے مزاج پرسی شروع ہو جاتی ہے بعضے ملتے ہی معاملہ مقدمہ کی باتون مین لگ جاتے ہین جن دو شخصون مین کچھ بے تکلفی ہوئی تو بجائے سلام کے کچھ چھیڑ چھاڑ ہونے لگتی ہے اور جن مین زیادہ بے تکلفی ہوئی تو اُنکا دُعا سلام گالی گلوچ ہوتا ہے عوام کا کیا ذکر ہے خواص مین بھی یہ بلا پھیل گئی ہے بُرا نہ مانیئے یہ متکلم بھی اِسی بلا مین گرفتار ہو کر ملامت کا مستحق ہو رہا ہے اور سب کو جانے دیجئے آجکل کے ہمارے اُمرا اور سردار جو اِس دین اسلام کے حامی اور مددگار کہلاتے ہین اور اُنکی وجہ سے مسلمانون کو عزت اور ہر طرح کی تقویت حاصل ہے اُنکا حال مت پوچھیے بعض حضرت آپ کا یہ دستور ہے کہ جب کوئی اُنکو سلام کرتا ہے تو زبان سے جواب دینا خلاف شان سمجھتے ہین اور صرف سر اور آنکھون کے اشارہ پر اکتفا کرتے ہین حالانکہ سلام کرنا

سنّت اور اُسکا جواب دینا واجب ۔ پس جواب نہ دینے سے اوّل تو بسبب ترک واجب
کے وہ گنہگار ہوتے ہین اور دوسرے یہ کہ سر اور آنکھون سے اشارہ کرنا یہ تو اشعار اس امر کا ہو
کہ تمہارا اسلام ہمارے سر اور آنکھون پر ہے جب سر اور آنکھون کے اشارہ کا یہ مفہوم ہوا تو
اب فرمایئے کہ وہ مشیخت کہان رہی بعض صاحبون کا یہ حال کہ جب اُنکا کوئی خادم یا
ملازم موؤّبانہ اپنا آقا اور سردار سمجھ کر خدا اور رسولؐ کے حکم کے موافق

(اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم)

کے ساتھ اُنکو دُعا دیتا ہے تو وہ ناخوش ہوکر اُن کو بُرا بھلا کہنے لگتے ہین بعض مہذب
زبان سے کچھ نہین کہتے مگر اپنے دل مین تو ضروری ہی بُرا مانتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ

(اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم)

جو ارذل لوگون مین رائج ہے اِس سے اس نے ہماری توہین کی اور جو ہمارا آداب تھا اُسکو
بجا نہین لایا

سُبْحَانَ اللّٰہ

وہ بیچارہ تو خدا اور رسول کے حکم کے موافق اُنکو دُعا دیتا ہے اور یون کہتا ہے

(اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم)

اے حضرت آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جیو اور یہ مغرور ناسمجھ مسلمان ہوکر خدا اور رسول کے
فعل کو جو اُسکے حکم سے ادا کر رہا ہے اور اُسکو پاکیزہ لفظون سے دُعا دے رہا ہے اُس مین وہ
اپنی توہین اور اہانت سمجھتا ہے اور بجائے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کے

آداب اور تسلیم ۔ بندگی

کا طالب ہے اور یہ نہین سمجھتا کہ اِن لفظون سے میری عزت بڑھتی ہے یا اُمین اور ذلت ہوتی ہے

(ذرا کان لگاکر سنئے)

کہ یہ آداب اور تسلیم اور بندگی جو کہ مخترع متکبرین ہے اُنکے بجالانے مین اوّل تو یہ خرابی
کہ اِس مین خدا اور رسول کے حکم کی مخالفت لازم آتی ہے دوسرے یہ کہ ان لفظون سے

نہ تو سلام کرنیوالے کو کچھ ثواب ملتا ہے نہ جواب دینے والیکو کوئی نتیجہ حاصل ہوتا ہے بخلاف

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

کے کہ موافق روایت عمران بن حصین کے السلام علیکم کہنے مین دس نیکیون کا ثواب ملتا ہی اور

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ

کہنے مین بیس نیکیون کا ثواب ملتا ہے اور

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کہنے مین تیس نیکیون کا ثواب ملتا ہے اور

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ

کہنے مین چالیس نیکیون کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح ہر لفظ کے بڑھانے سے دس گنا نیکیان بڑھتی جاتی ہین

اب خیال فرمایئے

یہ فضیلت اور یہ عظمت اور یہ برکت اور یہ رحمت اور یہ ثواب اس آداب اور تسلیم اور بندگی مین کہان میسر ہے ٭

تیسرے یہ کہ جب دو شخصون مین سلام اور کلام (جواب) ہوتا ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے اون دونون پر رحمت کی نظر ہوتی ہی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے دعا کر رہا ہی اور یہ بات آداب اور تسلیم اور بندگی مین کہان حاصل ہے ٭

چوتھے یہ کہ السلام علیکم کو ترک کرنا اور بجائے اسکے اپنی طرف سے آداب اور تسلیم اور بندگی

حدیث

عن عمران بن حصين ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبي صلى الله عليه وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلاثون رواه الترمذي وابوداود وعن معاذ بن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه وزاد ثم اتى آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته فقال اربعون وقال هكذا تكون الفضائل رواه ابوداود

ترجمہ

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا آپ نے اسکا پھر وہ بیٹھ گیا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس نیکیان پھر دوسرا آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس جواب دیا آپ نے اسکا پھر وہ بیٹھ گیا تو فرمایا بیس نیکیان پھر تیسرا آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جواب دیا آپ نے اسکا پھر وہ بیٹھ گیا تو فرمایا تیس نیکیان روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود نے اور معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنی مین اور زیادہ کیا کہ پھر ایک اور آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو فرمایا چالیس نیکیان اور فرمایا اسی طرح فضیلتین بڑھتی ہین

مقرر کرنا یہ تو حقیقۃً شریعت اور صاحب شریعت سے مقابلہ کرنا ہے جسکا مآل آخرت کا وبال ہے
پانچوین سب سے بڑہ کر یہ خرابی کہ ان آداب اور تسلیم اور بندگی سے جسکو سلام کیا جاتا ہے
اُسکی سراسر ذلت اور خواری ہے کیونکہ لغت مین **تسلیم** کے کئی معنی آئے ہین **ایک** معنی سپردن
یعنی سونپنا **دوسرے** معنی گردن نہادن بحکم یعنی حکم ماننا **تیسرے** معنی رہانیدن یعنی چھوڑانا
چوتھے معنی سلام کردن یعنی سلام کرنا - اور یہ لفظ **تسلیم** کا اپنے محل مین مفرد بولا جاتا ہے
اور مفرد کے ساتھ جب تک کوئی اور لفظ نہین ملتا مثل مہمل کے وہ ایک لفظ غیر مفید ہوتا ہے
جس سے انسان مخاطب نہین ہوسکتا ہان مخاطب کو **حیوان مطلق** سمجھ کر مثل اسماے اصوات
کے اس لفظ سے اُسکو متوجہ کیا جاے تو البتہ یہ خطاب صحیح ہے مگر اس خطاب سے یہ عزت اور
فخر حاصل ہوا کہ بیٹھے بٹھائے **انسان سے حیوان** بنا دیا گیا - اور **علاوہ اسکے** یہ
تسلیم مصدر ہے اور مصدر کسی پر محمول نہین ہوتا اور بغیر حمل کے مافی الضمیر کا ظاہر کرنا
محال - اس صورت مین یہ **تسلیم** بمنزلہ صورت بہایم کے ہے جسکا کچھ مفاد نہین - اور اگر
اس مصدر یعنی **تسلیم** کو بتاویل مشتق اسم فاعل یا اسم مفعول کے معنی مین کرکے زمانہ
حال یا زمانہ استقبال مین اُسکو استعمال کیا جاے تو یہ **تسلیم** فعل متعدی ہے اپنے فاعل
اور مفعول کو چاہتا ہے اس صورت مین اگر کسی نے کسی سے اگر کہا کہ **حضرت تسلیم** تو اس
تسلیم کے معنی **سپردن** کے لیجئے تو محل تسلیم مین فاعل اور مفعول متکلم اور مخاطب ہوسکتے
ہین پس یہ **تسلیم** اگر متکلم کی طرف مضاف ہے جو مخاطب کا خادم یا ملازم ہے تو اس صورت مین
تسلیم کے یہ معنی ہوئے کہ مین اپنے نفس کو آپ کے سپرد کرتا ہون یعنی مین آپکا تابع بنتا
ہون - **اور یہ ظاہر ہے** کہ جو خادم یا ملازم ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی سے اُسکا تابع ہوتا
ہے پھر روزانہ اُسکے سامنے ہوکر **تسلیم** کرنا اور اُس سے اپنے تابعداری کا اظہار کرنا یہ تو
تحصیل حاصل ہے جسکے اظہار سے کوئی فائدہ نہین اس صورت مین اس **تسلیم** کو متکلم
کی طرف مضاف نہین کرسکتے **اب لامحالہ** یہ **تسلیم** مخاطب کی طرف مضاف ہوگی جسکے
یہ معنی ہوے کہ آپ اپنے نفس کو میرے سپرد کیجئے یعنی آپ میرے مطیع اور تابع ہو جائیے *

—— (**سبحان اللہ**) ——

خادم یا ملازم اپنے آقا سے کہے حضرت تسلیم لے حضرت آپ میرے مطیع اور تابع ہو جائیے اور آقا بدلالت وضعی غیر لفظی فخر یہ سر اور آنکھوں کے اشارہ سے اسکی منظوری پر اپنا اقرار ظاہر کرے فرمائیے یہ عزت ہوئی یا اسکو ذلت کہئے گا

اور اگر اس تسلیم کے

دوسرے معنی گردن نہادن بحکم یعنی حکم ماننے کے لیجئے اور اسکو خادم یا ملازم کی طرف مضاف کیجئے تو وہ خادم یا ملازم تو پہلے ہی سے اسکا حکم مان رہا ہے پھر روزانہ اس تسلیم سے اس امر کا ظاہر کرنا کہ مین آپکے حکم کا ماننے والا ہون یہ تو تحصیل حاصل ہے جسکا کوئی فائدہ نہین اس صورت مین یہ تسلیم مخاطب کی طرف مضاف ہوگی اور اسوقت تسلیم کے یہ معنی ہوئے کہ تم میرے حکم پر گردن رکھو یعنی میرا حکم مانو۔

اب غور فرمائیے

کہ خادم یا ملازم اپنے آقا سے کہے کہ آپ میرے حکم کو مانئے اور اس پر فخر کیا جائے یہ کیسی نا سمجھی ہے اور اگر تسلیم کے تیسرے معنی رہانیدن یعنی چھوڑانے کے لیجئے تو اس تسلیم کے یہ معنی ہوئے کہ مین آپ سے اپنے نفس کو چھوڑتا ہون یعنی آپسے جدا ہوتا ہون یا آپ مجھسے اپنے نفس کو چھوڑائیے یعنی مجکو جدا کیجئے اور طرفین سے یہ دونون معنی خلاف مقصود ہین یہ معنی لے نہین سکتے

رہے چوتھے معنی تسلیم کے

سلام کرنا پس یہ سلام کرنا جو تسلیم کے معنی ہین اگر یہ وہی سلام مصطلح ہے جسکو شارع علیہ السلام نے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

کے ساتھ کرنیکا حکم کیا ہے تو یہ کلام تام مفید جسکو خدا اور رسول نے انسانون کے مخاطبہ اور باہم تحیۃ اور دعا کے لئے وضع کیا ہے اسکو چھوڑ کر مثل حیوانون کے ایک لفظ مفرد غیر مفید سے بلا کر اپنی طرف متوجہ کرنا اس مین کونسی خوبی ہے جسپر فخر کیا جائے جب تسلیم کا حال معلوم ہوا تو اب

بندگی کا حال سنئے :-

جو بجائے سلام کے مستعمل ہے مثل تسلیم کے بندگی کے بھی کئی معنی ہین ایک معنی خدمت کرنا

دوسرے معنی تابعداری یعنی مطیع ہونا تیسرے معنی غلامی یعنی غلام ہونا اور یہ تینون
معنی باعتبار اپنے مفہوم اور ماحصل کے ایک ہی ہین پس ایک کی توجیہ سے علی سبیل البدلیۃ
تینون معنی کی توجیہ ہوسکتی ہے

اب سُنئے کہ غلامی

حاصل مصدر سے بتاویل مشتق اسکو متکلم کی طرف مضاف کیجئے تو یہ معنی ہوئے کہ مین تمھاری خدمت
اور تابعداری اور غلامی کرتا ہون چونکہ غلام پہلے ہی سے خدمتگذار اور تابعدار ہوتا ہے پھر روزانہ
بندگی کے ساتھ اپنی خدمتگذاری اور تابعداری کا ظاہر کرنا تحصیل حاصل اور کلام بے سود ہے
پس لامحالہ یہ بندگی مخاطب کی طرف مضاف ہوگی اس صورت مین بندگی کے یہ معنی ہوئے
کہ اے آقا تم میری خدمت اور تابعداری کرو سبحان اللہ خادم اپنے آقا سے یہ کہے کہ تم
میری خدمت اور تابعداری کرو اور آقا اس بات پر خوش ہوکر پھول جائے اس سے بڑھکر
اور کون سی نا سمجھی ہوگی

تسلیم اور بندگی کا حال تو معلوم ہوا

اب آداب کا حال سُنئے

کہ یہ آداب باعتبار عرف اور رواج زمانہ کے اگرچہ بنظر تعظیم محبوب خلایق اور بوجہ ابتلائے
عوام رخصت پر محمول ہے لیکن جو خوبی امر منصوص اور محکوم شرعی مین ہے بجز جواز کے وہ
رخصت مین کہان اور علاوہ اسکے یہ آداب جمع ادب کی ہے اور ادب کے معنی طور پسندیدہ اور
فرہنگ و دانش اور بمہمانی خواندن و شگفت و نگاہداشتن حد چیزے کے ہین پس محل استعمال مین
ادب کے جتنے معنی بیان ہوئے سوائے ایک معنی نگاہداشتن کے کوئی معنی اس جگہ چسپان نہین
پس نگاہداشتن کو متکلم کی طرف مضاف کیجئے تو یہ معنی ہوئے کہ مین آپ کے منصب کی حدود
کو نگاہ رکھتا ہون یا نگاہ رکھونگا اور اگر وہ مخاطب کی طرف مضاف ہے تو یہ معنی ہوئے کہ آپ
میرے حقوق کو نگاہ رکھئے اور یہ معلوم ہے کہ خادم اور مخدوم مین جو حقوق اور مراتب ہوتے ہین
وہ طرفین سے ملحوظ رہتے ہین پھر روزانہ آداب کے ساتھ اُسکا اعادہ خالی از افادہ اور استفادہ
ہے پس اس بات مین کوئی خوبی پیدا نہوئی جس پر فخر کیا جائے

یہ تقریر تو باعتبار لغت کے ہوئی اور اگر ان لفظون کو اصطلاحاً

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

کے معنی مین لیجیے تو اس صورت مین اوّل تو جن لفظون سے خدا اور رسول نے اس سلام کو مسنون کیا تھا اُسکا ترک لازم آیا۔ اور دوسرے یہ کہ اس سلام اور جواب مین جو طرفین کو ثواب ملتا ہے اُس سے محرومی ہوئی اور پھر اخیر کو جھک مار کر اس آداب اور تسلیم کو اُسی السلام علیکم کے معنی مین لینا پڑا جس سے اجتناب تھا پھر اس مین کونسی خوبی ہوئی اس آداب اور تسلیم اور بندگی کی کیفیت تو معلوم ہوئی کہ اسکے استعمال مین کوئی خوبی نہین ؛

اب ہم

اس سلام کی کچھ خوبیان اور جو جو اسکے احکام ہین اُنکو بیان کرکے مسلمانون کو اس طرف متوجہ کرتے ہین اور آداب اور تسلیم اور بندگی سے نفرت دلاتے ہین ؛

آپ کو معلوم ہے

کہ یہ سلام کیا شے ہے حضرت یہ سلام ایک نعمت غیر مترقبہ عطیّہ خداوندی ہے کہ حبِ مطلوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج مین شہنشاہ دوجہان کی حضور مین تشریف لیگئے اور وہان اپنے عبدیت کے اظہار مین اپنے معبود حقیقی کی جناب مین یہ ہدیہ پیش کیا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ

سب عبادتین زبان کی اللہ کے واسطے ہین

وَالصَّلَوٰاتُ

اور تمام عبادتین بدن کی اللہ کے واسطے ہین

وَالطَّیِّبَاتُ

اور تمام عبادتین پاک مال کی اللہ کے واسطے ہین

پس اس ہدیہ کے صلہ مین اُس شہنشاہ دوجہان کے دربار سے آنحضرت صلعم کو یہ خلعت عطا ہوا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

اے نبی تمپر اللہ کا سلام اور اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتین ہوجیو!!

جب حضور کو

یہ خوشنودی کا خلعت عطا ہوا تو آپ نے بنظر شفقت اپنی اُمت مرحومہ کو یاد کر کے انکو بھی اس خلعت خاص سے محروم نرکھا اور بطور شکریہ کے یہ فرمایا

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا

اے اللہ تیرا اسلام ہم سب مسلمانون پر۔ اور بغرض تشویق ذکر خاص بعد از تعمیم کے اظہار شرافت کا کر کے یون ارشاد فرمایا

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔

بالخصوص جو تیرے صالح اور نیک بندے ہین اُن سب پر تیرا اسلام ہو جیبو ٭

اور جب فرشتون نے

حضرت کے ساتھ یہ عنایت خداوندی دیکھی تو بغرض اظہار بشارت یہ مبارک کلمہ زبان پر لائے

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہم شہادت دیتے ہین کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہین ٭

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اور نیز ہم گواہی دیتے ہین کہ محمد صلعم اُسکے بندہ اور اُس کے رسول ہین ٭

اس حدیث سے

سلام کی فضیلت اور اُسکی عظمت اور خوبی ظاہر ہوتی ہے کہ یہ سلام وہ شے ہے جسکو خداوند تعالےٰ جو سارے جہان کا بادشاہ اور ساری خدائی کا مالک اور تمام عالم کا معبود ہے اور کل مخلوق سے بزرگ اور برتر ہے اُس نے اپنے بندہ (محمدؐ) کو پہلے سلام کیا اب خدا سے بڑھکر کون ایسا بادشاہ اور امیر اور سردار اور صاحب ثروت ہے جسکو سلام کرنے مین عار ہو اور وہ خود بھی سلام کرنے مین سبقت نکرے ٭

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اٰدَمَ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدمؑ کو

عَلٰی صُوْرَتِہٖ طُوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَہٗ قَالَ اِذْھَبْ فَسَلِّمْ

اپنی صورت پر پیدا کیا اُنکا طول ساٹھ گز کا تھا۔ جب اُنکو پیدا کیا تو فرمایا کہ جاؤ سلام کرو

عَلٰی اُولٰئِکَ النَّفَرِ وَھُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ

اُس جماعت پر اور وہ ایک جماعت تھی فرشتون کی بیٹھی ہوئی اور سنو کہ

مَا یُحَیُّوْنَکَ فَاِنَّھَا تَحِیَّتُکَ وَ تَحِیَّۃُ ذُرِّیَّتِکَ فَذَھَبَ

وہ تمکو کیا جواب دیتے ہین پس وہی تمہارے اور تمہارے ذریات کیلئے تحیۃ اور سلام ہو پس حضرت آدم تشریف لیگئے

فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ٭

اور فرشتون سے کہا السلام علیکم تو فرشتون نے جواب دیا وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ

فرشتون نے جواب مین رحمت اللہ کا لفظ زیادہ کیا

یہ معلوم ہے

کہ حضرت آدم علیہ السلام کیسے بڑے جلیل القدر ذی شان عالی مرتبہ نبی تھے اور کیسی فضیلت اور بزرگی انکو حاصل تھی کہ اللہ تعالی نے بمقتضائے

خَلَقْتُ بِیَدَیَّ

کے انکو اپنے ہاتھون سے بنایا۔ اور باقتضائے

خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ

کے انکو اپنی صورت پر پیدا کیا اور انکو ابو البشر کیا کہ تمام انسان انہین کی ذریات ہین حتّٰی کہ انکو مسجود ملائک کرکے سب فرشتون سے انکا سجدہ کرایا اور باوجود اس شان اور اس عظمت اور اس بزرگی کے انکو یہ حکم ہوا کہ تم خود ہی فرشتون کو جاکر سلام کرو اور جو وہ جواب دین اسکو اپنے اور اپنے ذریات کے لئے تحیۃ اور سلام سمجھو ٭

اب غور فرمایئے

کہ حضرت آدم علیہ السلام جو ہم سب کے باپ دادا ہین باوجود اس فضیلت اور بزرگی کے کہ تمام جہان سے افضل ہین جب انکو اللہ تعالی نے پہلے سلام کرنیکا حکم کیا اور انہون نے سلام مین سبقت کی اور ہم جو انکے ذریات ہین اور ہر طرح ان سے مرتبہ مین ادنے اور کمتر ہین گو بظاہر کیسی ہی شان اور شوکت اور امارت کے مرتبہ مین ہون مگر ہرگز ہرگز ان سے کسی طرح مرتبہ مین زیادہ نہین ہوسکتے سلام کرنیکا تو کیا ذکر ہے صرف جواب دینے مین بھی ہمکو تکلیف اور عار

ہوتا ہے یہ کیسی ناسمجھی کی بات ہے*

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ
روایت ہے انس سے کہ کہا اُنہوں نے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کلام کرتے تو ہر کلمہ کو

اَعَادَھَا ثَلٰثًا حَتّٰی تُفْھَمَ عَنْہُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ ثَلٰثًا*
تین تین مرتبہ اعادہ فرماتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھہ جاوین اور جب آتے کسی قوم پر تو اُنکو سلام کرتے تین سلام

(یک اجازت کا دوسرا تحیۃ کا تیسرا رخصت کا)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ*
انس سے روایت ہے کہ کہا اُنہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لڑکون پر گذرے پس آپ نے اُن کو سلام کیا۔

عَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِنَّ*
جریر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عورتون کے پاس ہو کر گذرے پس آپنے اُن کو سلام کیا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا انہون نے گذرے ہمارے اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فِیْ نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا*
بیچ عورتون کے پس سلام کیا اوپر ہمارے

ان چارون حدیثون سے

یہ ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ حبیب خدا اور باعث ایجاد عالم اور سارے جہان سے افضل بلکہ موافق اس حدیث کے

اَلْخَلْقُ مِنْ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ کے

یہ سارا جہان آپ ہی کے نور کا ظہور ہے باوجود اس عظمت اور شان اور اس فضیلت اور بزرگی کے آپکا یہ حال کہ جب آپ بڑون یا لڑکون یا عورتون پر گذرتے تو پہلے آپ ہی سلام کرتے تھے اب ہم لوگون کو جو حضرت کی اُمت ہونیکا دم بھرتے ہین اور قیامت مین آپ ہی کے دامن کا سہارا پکڑینگے اور آپ ہی کی شفاعت ہماری مغفرت کا سبب ہوگی آپ کا قول اور فعل جو اس مین تاکید میں ہین اُنکا بجالانا اور سلام مین سبقت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اگر کوئی سلام

کرتا ہے تو اُسکے جواب دینے مین بھی تکلف بلکہ عار ہوتا ہے دیکھئے قیامت مین اسکے مواخذہ مین کیا باز پرس ہوتی ہے ٭

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَءَ السَّلَامَ ٭

ابوامامہ سے روایت ہے کہ کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے۔

اس حدیث سے پہلے سلام کرنیوالے کی کیسی فضیلت اور بزرگی سمجھی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر شمار کیا جاتا ہے پس جو لوگ اللہ کے نزدیک بہتر بننا چاہتے ہین اُن کو چاہیئے کہ وہ سلام مین سبقت کیا کرین۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهٗ فَلْیُسَلِّمْ ٭

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین کا اپنے بھائی سے ملے تو چاہیئے کہ اُسکو سلام کرے پس اگر حائل ہوجائے اُن دونون مین کوئی درخت یا پتھر اور پھر اُس سے ملے تو دوبارہ اُسکو سلام کرے۔

اس حدیث مین بلا تخصیص کسی امیر اور غریب کے یا کسی خاص اور عام کے شارع علیہ السلام نے بار بار سلام کرنیکو جو اس قدر تاکید فرمائی ہے تو نہ معلوم کہ اس سلام کرنے مین کیا کیا خوبیان اور کیا کیا مصلحتین ہونگی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس تاکید کے ہمارا یہ حال کہ بار بار سلام کرنے کا کیا ذکر ایک مرتبہ بھی اپنی طرف سے سلام کرنیکی توفیق نہین ہوتی ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ یُطْعِمُ الطَّعَامَ وَیَقْرَئُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام مین کون سی چیز بہتر ہے آپ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلانا اور جان اور انجان کو سلام کرنا ٭

اس حدیث سے یہ بات سمجھی گئی کہ یہ دعا سلام مخصوص اُنہین لوگون کے ساتھ نہین جو اپنے جان پہچان والے ہون بلکہ جان اور انجان کوئی ہو سبھی کو سلام کرنا چاہئے *

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ
انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بیٹے جب تو

عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ (رواہ الترمذی)
اپنے اہل مین داخل ہو تو اُنکو سلام کر کہ وہ تجھپر اور تیری اہل پر موجب برکت کا ہے

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا
قتادہ سے روایت ہے کہ کہا اُنہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو تم گھر مین پس سلام کرو

عَلٰى اَهْلِهِ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهُ بِسَلَامٍ رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلاً
اپنے اہل پر اور جب باہر کو آؤ تو پھر دوبارہ سلام کرو اپنے اہل کو *

ان دونون حدیثون سے یہ ثابت ہوا کہ جب آدمی اپنے گھر جائے تو اپنے گھر والون کو سلام کرے اور جب گھر سے باہر جانے کا ارادہ کرے تو پھر چلتے وقت اُنکو سلام کر کے باہر آئے مگر ہم لوگون مین شاید کوئی ایسا ہو گا کہ وہ گھر جا کر اپنی بی بی بچّون کو سلام کرتا ہو اور عجب نہین کہ اگر کوئی دیندار گھر جا کر اپنی بی بی بچون کو سلام کرے تو اور لوگ ہنسی ٹھٹا کر کے اُسکو اس بات پر شرمندہ کرین *

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا اُنہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے سوار پیدل

عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ
چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑی جماعت والی بڑی جماعت والونکو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى
روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے

الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رواه البخاري
آنیوالا بیٹھنے والے کو سلام کرے قلیل کثیر پر سلام کرے روایت کیا اسکو بخاری نے

اس حدیث مین جو حکم ہے بغرض تساوی طرفین ہے کچھ شارع کی یہ غرض نہین کہ پیادہ

سوار کو سلام نکرے یا بیٹھنے والا پیادہ کو سلام نکرے قلیل کثیر کو سلام نکرے ٭

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ یُجْزِیْ عَنِ الْجَمَاعَۃِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُّسَلِّمَ
روایت ہے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ گذرنیوالی جماعۃ سے ایک شخص کا سلام کرنا کافی ہے۔

اَحَدُھُمْ وَیُجْزِیْ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُھُمْ رواہ البیھقی فی شعب الایمان مرفوعا
اور سننے والی جماعت سے ایک شخص کا جواب دینا کافی ہے۔ اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں مرفوعا بیان کیا ہے

اِس حدیث مین بنظر شفقت اور ترحم شارع علیہ السلام نے کیسی آسانی کردی ہے کہ ساری جماعت مین سے ایک کا سلام کرنا سب کی طرف سے سلام ہے اور ساری جماعت مین سے ایک کا جواب دینا کل کی طرف سے جواب ہے اگر یہ حکم نہوتا تو کیسی دقت اور دشواری ہوتی ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِیُ بِالسَّلَامِ
عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابتدا کرنیوالا سلام مین تکبر اور

بَرِیٌٔ مِّنَ الْکِبْرِ ٭
غرور سے بری ہوتا ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ تکبر اور غرور ایسی بری چیز ہے کہ جسکی وجہ سے ابلیس لعین راندہ درگاہ الٰہی ہوکر ملعون خلایق ہوا اور ابتدا بالسلام ایسی عمدہ شے ہے کہ اسکے عمل سے غرور آنے نہین پاتا پس ایسی عمدہ شے کو آدمی چھوڑ بیٹھے اور سلام کرنے مین سبقت نکرے یہ کیسی غفلت اور افسوس کا مقام ہے ٭

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کہا انہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگ جنت مین داخل نہوگے

حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ
جب تک ایمان نہ لاؤ اور مومن نہوگے جب تک آپسمین محبت نکرو اور کہا نہ بتلاؤن مین تمکو ایسی شے کہ جب تم اسکو کرو

تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ
تو آپسمین محبت کرنے لگو (جب لوگون نے عرض کیا تو آپنے فرمایا) آپسمین سلام کو افشا کرتے رہو اسکی برکت سے آپسمین محبت پیدا ہوجائیگی جو اصل اصول ایمان ہے جسکی بدولت جنت ملتی ہے۔

اس حدیث سے ایک اصل اصول مستنبط اور ماخوذ ہوتا ہے۔

وہ یہ ہے کہ جب کوئی معزز اور سربرآوردہ سلام مین سبقت کرتا ہے تو اسکی بزرگی اور عظمت ہر خاص اور عام کے دلون مین متمکن ہو جاتی ہے اور وہ سب کی نظرون مین عزیز ہو جاتا ہے اور جا بجا اسکی فروتنی اور سرداری کی تعریف ہوتی رہتی ہے اور حاضر اور غائب سب کے سب اسکے دعاگو اور بہی خواہ رہتے ہین اور جسکو سلام کرنے مین تکلف اور عار ہوتا ہے اور خود لوگون کے سلام کا منتظر رہتا ہے اگر کسی نے سلام کیا تو جواب دینے مین بھی اچھی طرح التفات نہین کرتا اشارہ کنایہ پر اکتفا کرتا ہے پس ایسے متکبر سے سب کے سب متنفر ہو جاتے ہین اور وہ سب کی نظرون مین ذلیل اور خوار رہتا ہے اور سب اسکو برا بھلا کہتے رہتے ہین حتےٰ کہ کوئی اسکو سلام بھی نہین کرتا اور اگر کوئی اہل غرض بوجہ اپنی غرض کے یا بوجہ اسکی وجاہت ظاہری کے منافقانہ اس سے بہ تملق اور چاپلوسی پیش آئے اور طرح طرح کے بڑھاوے دیکر اسکے دل اور دماغ مین یہ خیال پیدا کرتے رہین کہ سب لوگ اسکو عزّت اور وقار کی نظرون سے دیکھ رہے ہین تو اسکا یہ بڑھاوا اور اسکی یہ ظاہری حشمت جو مایۂ افتخار ہے یہ عزت نہین بلکہ یہ ہزار ذلت سے بڑھکر ہے ؛

عزّت وہ ہے

کہ اسکے اخلاق حمیدہ کا اثر ہر خاص اور عام غرضی اور بے غرضی کے دلون مین اسقدر اس کی عظمت اور محبت پیدا کردے کہ بمقتضائے

مَنْ اَحَبَّ شَیْاً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ ؛

کے خود بخود اسکی خوبیون کے قوّالے ہر غرضی اور بے غرضی کے زبان سے جاری ہو جائین۔

اور یہ خاصہ اسی سلام کا ہے

کہ جب کوئی کسی کو چند بار سلام کرتا ہے کیسا ہی دشمن کا دشمن ہو تب بھی اسکی محبت اسکے دل مین آ ہی جاتی ہے گو بظاہر کسی وجہ سے وہ اس سے کشیدہ معلوم ہو مگر محبت قلبی اسکو خود بخود اسکی طرف گرویدہ رکھتی ہے اور یہ کیون نہو یہ سلام کیا ہے حقیقۃً دعا ہے جب کوئی بے غرض ہو کر کسی کو بار بار دعا دے گا اور کہیگا ؛

السلام علیکم

اے حضرت اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت نازل کرے تو وہ کیسا ہی سنگدل ہوگا ایک نہ ایک دن موم ہوئی جائیگا یہ تو عام لوگون کے برتاؤ کا نتیجہ اور اُسکا ثمرہ ہے اور جب کوئی معزز اور سربرآوردہ باخلاق دعا اور سلام سے پیش آتا ہے تو علی العموم غرضی اور بےغرضی کیسا ہی ہو ہر خاص اور عام کے دلون مین اُسکی محبت کا اثر پڑتا ہے اور وہ محبوب خلایق ہوکر مقبول خدا بنجاتا ہے پس یہ

سلام کرنا

حقیقۃً لوگون کے دلون مین محبت کا بیج بونا ہے کہ جس سے ایمان کا پودہا سرسبز ہوکر اُسکے لئے بہشتی درخت بنجاتا ہے

پس

ایسی عمدہ چیز کو

آدمی چھوڑ بیٹھے یہ کیسی ناسمجھی اور بےعقلی ہے آدمی کو چاہیئے کہ کسی چھوٹے بڑے کا خیال نکرے اور اس دعا سلام سے لوگون کے دلونمین محبت پیدا کرے جس سے دین اور دنیا کی بھلائی حاصل ہو زیادہ

والسلام
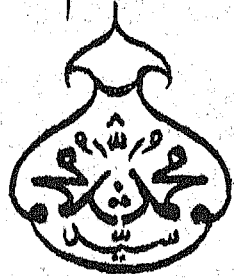
راقم

محمد شاہ ۱۳۱۹ھ

نظامی

نیازی

فقط

قطعہ تاریخ زکی الطبع جناب

مولوی محمد امتیاز رضا صاحب ساکن قصبہ بچھرایون ضلع بجنور

واجب الاظہار

آجکل علی العموم یہہ امر شایع ہو رہا ہے کہ جب دو شخص کسی فاصلہ سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہین تو بغرض سلام اور جواب طرفین سے ہاتھ اُٹھا کر سلام اور جواب کیا جاتا ہے تو یہہ ہاتھ اُٹھا کر سلام کرنا اگر بغیر زبان یا دل سے کہی ہوئی ہوتا ہے تو یہہ رسمی سلام ہے حقیقۃً سلام نہین جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے پس ایسی صورت مین سلام کرنیوالے کو چاہیئے کہ زبان یا دل سے السلام علیکم کہتے ہوئے ہاتھ اُٹھا کر اپنے سلام کی اُسکو اطلاع دی اسیطرح جواب دینے والے کو چاہیئے کہ زبان یا دل سے وعلیکم السلام کہہ کر ہاتھ اُٹھا کر اُسکے جواب دینے کی طرف اشارہ کرے تاکہ باہمی اس سلام اور جواب کا اُنکو ثواب حاصل ہو

نام نامی اُن حضرات کے جنکے چندہ سے یہہ کتاب طبع ہوئی

نام	چندہ	نام	چندہ
شیخ احسان الحق صاحب	عہ/	شیخ وزیر محمد صاحب	عمہ/
شیخ صفدر بخش صاحب	عم	سید محمد فائق مولف رسالہ ہذا	لعہ/

فہرست کتب مؤلفہ سید محمد فائق نظامی نیازی ساکن قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور

کتب مطبوعہ

تائید الاسلام بجواب ترک اسلام عبد الغفور آریہ ہوکر جو کلام اللہ شریف کی آیتون پر شبہات پیش کئے ہین اُن مین سے ایک آیت کا جواب اس خوبی سے دیا گیا ہی کہ ابتک اُسکا جواب نہین ہو سکا۔ قیمت ۴/

تحقیق الفائق فی تقلید الخلائق اس رسالہ مین تقلید شخصی ثابت کرکے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر فرد بشر تقلید شخصی مین جکڑا ہوا ہے اور عدم تقلید کا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ قیمت ۴/

تحقیق الحق فی الوجود المطلق اس رسالہ مین وحدت وجود کو قرآن اور حدیث سے ثابت کرکے اُسکے حقیت کا یقین دلایا گیا ہے۔

گنجینۂ اسرار تحقیق الحق کے دیباچہ مین جو یہ شعر ہے محمد سے صفت پوچھو خدا کی + خدا سے پوچھئے شان محمد اسکے ہر ہر مصرع ہر ہر رکن ہر ہر لفظ ہر ہر حرف سے بطور براعت الاستہلال کے وحدت وجود کا اظہار ہے اور اسی شعر سے اس عالم کا تغیر تبدل اور جو جو حوادثات فنا اور بقا کے ہوتے رہتے ہین اُنکو دکھلایا گیا ہی قیمت دونون رسالون تحقیق الحق اور گنجینہ اسرار کی ۴/

تحقیق السماع اس رسالہ مین سماع کو رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کے قول و فعل سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۴/

ہدایت الاسلام فی تحقیق من ترک السلام الکلام اس رسالہ مین سلام کی فضیلت اور آداب تسلیم اور بندگی کی عدم خوبی ظاہر کی گئی ہے قیمت ۱/ فقط

کتب غیر مطبوعہ

تحفۃ المسلمین فی رفع نزاع التابعین اس رسالہ مین آمین بالجہر کے ثبوت مین جو جو حدیثین تھین اُن سب سے خفا ثابت کیا گیا ہے۔

علم الکونین لرسول الثقلین اس رسالہ مین یہ ثابت کیا گیا ہی کہ رسول اللہ صلعم کو علم غیب نہین لیکن اس عالم کون مین جتنی اشیاء ہین اُن سب کے آپ عالم ہین۔

تبصرۃ المبتدی عربی صرف نحو کا یہ وہ رسالہ ہے کہ اسکے پڑھنے اور یاد کرنے سے بغیر پڑھنے میزان منشعب وغیرہ کے باسانی شرح مایۃ عامل ترکیب اور تشریح کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

جامع التراکیب یہ ابتدائی فارسی کا وہ رسالہ ہے کہ اسکے پڑھنے سے فارسی کی کل ترکیبون سے واقف ہو سکتا ہے۔

طرز تعلیم فارسی فارسی صرف و نحو مین یہ وہ رسالہ ہے کہ اسکے پڑھنے سے مبتدیون کو ہر قسم کی پوری پوری مشق ہو سکتی ہے۔

طرز تعلیم اُردو یہ رسالہ بعینہ مثل طرز تعلیم فارسی کے ہی۔

توضیح التشریح اس رسالہ مین تشریح الحروف منظوم کو مثالونمین سمجھایا گیا ہے۔

مبادی الابحاث اس رسالہ مین مایۃ عامل منظوم مین جتنے عامل ہین اُنکو مثالون سے سمجھایا ہے۔

کاشف الاغلاط اس رسالہ مین بغرض اصلاح عوام ایک محقق بزعم خود کے ایک ورق مین سو غلطیان نکال کر اُنکے زعم کو باطل کیا گیا ہے۔

السمع حق اس رسالہ مین ایک محقق کی ہر ہر دلیل